خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 134
ہفتہ 28 محرم 1417ھ 15 احسان 1375 ھش 15 جون 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب کوئی مصائب میں گرفتار ہوتا ہے تو قصور آخر بندے کا ہی ہوتا ہے خدا تعالیٰ کا تو قصور نہیں۔ بعض لوگ بظاہر بہت نیک معلوم ہوتے ہیں اور انسان تعجب کرتا ہے کہ اس پر کوئی تکلیف کیوں وارد ہوئی یا کسی نیکی کے حصول سے یہ کیوں محروم رہا لیکن دراصل اس کے مخفی گناہ ہوتے ہیں جنہوں نے اس کی حالت یہاں تک پہنچائی ہوئی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ بہت معاف کرتا ہے اور درگزر فرماتا ہے۔ اس واسطے انسان کے مخفی گناہوں کا کسی کو پتہ نہیں لگتا۔ مگر مخفی گناہ دراصل ظاہر کے گناہوں سے بدتر ہوتے ہیں۔ گناہوں کا حال بھی بیماریوں کی طرح ہے۔ بعض موٹی بیماریاں ہیں ہر ایک شخص دیکھ لیتا ہے کہ فلاں بیمار ہے مگر بعض ایسی مخفی بیماریاں ہیں کہ بسا اوقات مریض کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ مجھے کوئی خطرہ دامن گیر ہو رہا ہے۔ ایسا ہی تپ دق ہے کہ ابتداء میں اس کا پتہ بعض دفعہ طبیب کو بھی نہیں لگ سکتا یہاں تک کہ بیماری خوفناک صورت اختیار کرتی ہے ایسا ہی انسان کے اندرونی گناہ ہیں جو رفتہ رفتہ اسے ہلاکت تک پہنچا دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے رحم کرے۔ کلام الٰہی میں آیا ہے۔ (-) اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ لیکن تزکیہ نفس بھی ایک موت ہے۔ جب تک کہ کل اخلاق رذیلہ کو ترک نہ کیا جاوے تزکیہ نفس کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔ ہر ایک شخص میں کسی نہ کسی شر کا مادہ ہوتا ہے وہ اس کا شیطان ہوتا ہے۔ جب تک کہ اس کو قتل نہ کرے کام نہیں بن سکتا۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 216)

ملک کی خوشحالی کے لئے دعائیں کرنا ہمارا فرض ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ہمارا مشاہدہ ہے کہ اللہ کے اس در کو جو کھٹکھٹاتا ہے اور دھونی رما کے وہاں بیٹھ جاتا ہے وہ خالی ہاتھ واپس نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے لئے وہ دروازہ کھولا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو دنیوی حسنات کے لحاظ سے بھی اور اخروی حسنات کے لحاظ سے بھی وہ حاصل کرتا اور پاتا ہے بہرحال ہم اپنے ملک کی خاطر اس کی بقا کے لئے، اس کے استحکام کے لئے اس وثوق کے ساتھ اور اس ایمان کے ساتھ خدا تعالیٰ کا در کھٹکھٹاتے ہیں کہ وہ عاجز انسانوں کی دعاؤں کو قبول کیا کرتا ہے اور جب وہ ہماری ان دعاؤں کو قبول کرے گا تو پاکستان کے حق میں ایک ایسی چیز ظاہر ہو گی، ہمارے ملک کو ایک ایسی چیز ملے گی جو کسی اور گروہ اور جماعت کے ذریعہ سے اسے نہیں مل سکتی۔ کیونکہ انہوں نے تو اس دروازہ کو ایسا بند کیا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ کھل ہی نہیں سکتا۔ بہرحال جو ہماری ذمہ داریاں ہیں اس وقت میں

باقی صفحہ 2 پر

خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور اس کا وصال ہی سچی راحت اور حقیقی آرام ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

الفضل فورم
ڈاکٹر صلاح الدین صاحب کا کینسر پر خطاب

○ روزنامہ الفضل ربوہ کے زیر اہتمام الفضل فورم میں 19- مئی 1996ء کو شام چھ بجے مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب آف نیویارک امریکہ نے کینسر پر خطاب فرمایا۔ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے تعارف کروایا جس کے بعد مکرم ڈاکٹر صاحب نے اپنا فاضلانہ مقالہ پیش کیا۔ اس میں کینسر کے بارے میں نہایت مفید اور قیمتی معلومات بیان کی گئی تھیں۔ حاضرین نے دلچسپی اور توجہ سے مقالہ سماعت فرمایا۔ جس کے بعد حاضرین کو سوالات کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ حاضرین نے جو سوالات کئے ان کے ڈاکٹر صلاح الدین صاحب نے تسلی بخش جوابات دیئے۔

الفضل فورم کی اس پہلی تقریب کے جملہ شرکاء میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد، محترم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب فزیشن فضل عمر ہسپتال، محترم عبد المالک صاحب مینیجر نیشنل بینک ربوہ۔ محترم عطاء الکریم صاحب شاہد مربی سلسلہ سمیت بہت سے اہل علم و فکر احباب شامل تھے۔ احباب کرام سے اس سلسلہ کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ اپنے بھائی مکرم بشیر باجوہ صاحب کی وفات پر جملہ احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے تعزیت کے لئے خطوط لکھے، فون کئے یا خود تشریف لا کر محبت اور دلجوئی کا اظہار کیا۔ محترم باجوہ صاحب درخواست کرتے ہیں کہ جملہ احباب ان کے بھائی مکرم بشیر باجوہ صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

ولادت

○ مکرم آفتاب احمد صاحب حلقہ النور کراچی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 96-3-27 کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام قمر آفتاب تجویز کیا گیا ہے۔ یہ بچہ مکرم شریف احمد دہڑھوی صاحب انسپکٹر وقف جدید کا نواسہ ہے اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔

ناظمین اطفال مجالس و اضلاع توجہ فرمائیں

1- 21- تا 30- جون 96ء عشرہ تعلیم منایا جا رہا ہے۔
2- 28- جون کو مرکزی امتحانات ہو رہے ہیں۔
3- جن اضلاع میں ابھی تک مربیان اطفال کا تقرر نہیں ہوا۔ وہاں تقرر فرما کر جلد اطلاع دیں۔

(مہتمم اطفال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

15- احسان 1375 ہش   15 - جون 1996ء

خدا تعالیٰ کی توحید اور ہماری زندگی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"دین حق کی اصل جڑ توحید ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کے سوا کوئی چیز انسان کے اندر نہ ہو اور خدا اور اس کے رسولوں پر طعن کرنے والا نہ ہو۔ خواہ کوئی بلا یا مصیبت اس پر آئے۔ کوئی دکھ یا تکلیف یہ اٹھائے مگر اس کے منہ سے شکایت نہ نکلے۔ بلا جو انسان پہ آتی ہے۔ وہ اس کے نفس کی وجہ سے آتی ہے۔ خدا تعالیٰ ظلم نہیں کرتا۔ ہاں کبھی کبھی صادقوں پر بھی بلا آتی ہے۔ مگر دوسرے لوگ اسے بلا سمجھتے ہیں در حقیقت وہ بلا نہیں ہوتی۔ وہ ایلام برنگ انعام ہوتا ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا تعلق بڑھتا ہے اور ان کا مقام بلند ہوتا ہے۔ اس کو دوسرے لوگ سمجھ بھی نہیں سکتے۔ لیکن جن لوگوں کو خدا تعالیٰ سے تعلق نہیں ہوتا اور ان کی شامت اعمال ان پر کوئی بلا لاتی ہے تو وہ اور بھی گمراہ ہوتے ہیں"

اس مختصر سے ارشاد میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے زندگی کے متعدد پہلوؤں پر ایسی روشنی ڈال دی ہے کہ اگر ان باتوں کو ملحوظ خاطر رکھے تو نہ کبھی غلط راستے پر پڑے اور نہ کسی غلط نتیجہ کی وجہ سے اسے کوئی نقصان پہنچے۔ سب سے پہلی بات اور سب سے بنیادی بات جو اس ارشاد میں پیش کی گئی ہے وہ ہے خدا تعالیٰ کی توحید۔ انسان جھکے تو ایک ہی ذات کے سامنے جھکے۔ ساری دنیا اس کے لئے اس لئے بے معنی ہو جائے کہ اس کا خدا سے تعلق ہے وہ خدا ہی سے پیار کرتا ہے اور خدا ہی سے ڈرتا ہے۔ اگر وہ ایسا کرنے والا ہو تو اپنی زندگی کے ہر پہلو کو وہ پہلو عسر کا ہو یا یسر کا خدا تعالیٰ ہی کی ذات کے ساتھ منسلک کرے گا۔

پس جب انسان اپنی زندگی کے ہر پہلو کو خدا تعالیٰ کے ساتھ منسلک کر دیتا ہے تو اسے اس بات پر اطمینان ہو جاتا ہے کہ اب اچھا ہو یا برا ہو خدا تعالیٰ کی رضا تو شامل حال ہو گی۔ اور جہاں اس کی رضا شامل حال ہو وہاں یقین کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہم چونکہ خدا تعالیٰ ہی کی مخلوق ہیں اس لئے وہ ہماری برائی نہیں چاہتا۔ ہر بات ہمارے لئے کوئی نہ کوئی اچھائی کا پہلو لے کر آتی ہے۔ بعض اوقات محسوس یوں ہوتا ہے کہ انسان تکالیف میں سے گزر رہا ہے۔ وہ مشکلات کا سامنا کر رہا ہے اور دیکھنے والے اس پر ترس کھاتے ہیں لیکن اگر اس کا خدا سے تعلق ہے تو وہ اپنی ذات میں مطمئن رہتا ہے کہ یہ بلا بھی کوئی چیز نہیں۔ اور یہ مصیبت بھی کوئی برا اثر نہیں ڈال سکتی۔ ان حالات میں وہ کسی سے بھی شکوہ نہیں کرتا جب وہ یہ جانتا ہو کہ یہ بات دوسروں کی طرف سے آئی ہی نہیں تو اسے شکوے کی کیا ضرورت ہے۔ اسے جو کچھ کہنا ہے وہ خدا سے کہے گا۔ جو کچھ مانگنا ہے وہ خدا سے مانگے گا اور ایسا کرتے ہوئے اسے اس بات کا بھی یقین ہو گا کہ اگر اسے کوئی نقصان پہنچ رہا ہے یا کسی نقصان کے پہنچنے کا امکان ہے تو وہ بات اس کی اپنی پیدا کی ہوئی ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ بیمار تو میں ہوتا ہوں یعنی میں اپنی غلطی سے ہوتا ہوں اور شفا مجھے خدا تعالیٰ دیتا ہے۔ مصائب اور مشکلات کے وقت اسی یقین کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ یہ مشکلات آئی تو ہماری وجہ سے ہیں۔ لیکن انہیں دور کرنے والی ذات خدا تعالیٰ کی ذات ہے وہ اپنے بندوں پر ابتلا اگر نازل بھی کرتا ہے۔ تو ان کے لئے وہ ابتلاء انعام کا رنگ رکھتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی توحید پر ایمان لائے۔ اور پھر اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کے ہاتھ ہی میں دے کر خوش رہے کہ سب اچھا ہو گا۔ چونکہ سب کچھ کرنے والا خدا ہے اور خدا تعالیٰ ہماری بہبود چاہتا ہے اس لئے کوئی بری بات واقع نہیں ہو سکتی۔ یہ اتنے بڑے اطمینان کی بات ہے۔ کہ انسان کی زندگی چاہے کسی پہلو سے گزر رہی ہو اسے مطمئن رکھتی ہے اور دیکھا جائے تو یہی اطمینان ہر شخص کی خواہش بھی ہے اور ہر شخص کی سعی کا ماحصل بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ اطمینان ارزانی فرمائے۔

مجھ سے پوچھو پوچھنے والو
کیا ہوتی ہے افسر شاہی
یہ عہدے کی بات نہیں ہے
یہ ہے دل کی ژرف نگاہی

ابوالاقبال

نُورِ سَحر

اُجلے اُجلے نُور کی زَد میں تاریکی دم توڑ رہی ہے
چاک گریباں، وقفِ جنوں کہساروں سے سر پھوڑ رہی ہے
شب بھر اپنوں بیگانوں کے کِس بَل پر اِترائی تھی
اب مایوس امیدیں لے کر میداں سے منہ موڑ رہی ہے

اب تم دیکھو گے ہر ذرّے سے خورشید ہویدا ہو گا
ان دھندلے کہساروں سے اک طُور کا جلوہ پیدا ہو گا
میدانوں کے دامن سے پھوٹیں گی نور کی ایسی کرنیں
خاک کے ذرّوں پر افلاک کا تارہ تارہ شیدا ہو گا

رات بہت تاریک تھی لیکن رات کا تو انجام یہی ہے
ہر ظلمت کو نُور بنا دے، نورِ سحر کا کام یہی ہے

نورِ فطرت

2-8-50

بقیہ صفحہ 1

ان کے متعلق بات کر رہا ہوں۔ احمدی ملک کا غدار نہیں بلکہ وفادار ہے اہل ملک کی سوچ سوچ میں فرق ضرور ہے۔ سیاسی پلیٹ فارم اور منصوبوں میں بھی فرق ہے اور ہم تو سیاسی جماعت نہیں بلکہ مذہبی جماعت ہیں دعائیں کرنا ہمارا فرض ہے اور لوگ بھی دعائیں کرتے ہوں گے۔ مگر میں اپنے متعلق بات کر رہا ہوں ہم خدا سے کچھ حاصل کرتے ہیں، اسی کے فضل سے نہ اپنی کسی خوبی کے نتیجہ میں اور ہمارا مشاہدہ ہے کہ وہ در کھولا جاتا ہے اس در کو میں اور آپ صرف اپنی ذاتی بھلائی کی خاطر نہیں کھٹکھٹاتے نہ ہم اپنے خاندان یا اپنے قبیلے یا اپنے دوستوں کے لئے کھٹکھٹاتے ہیں بلکہ اس در کو۔ جس سے ہم سب کچھ پاتے ہیں۔ ہم اس لئے کھٹکھٹاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سامان پیدا کرے کہ ہمارا ملک مضبوط اور مستحکم ہو اور ترقی کرے اور اس میں خوشحالی کے سامان پیدا ہوں اور ایک ایسا معاشرہ قائم ہو جائے کہ جس میں ہر فرد واحد کو دوسرے افراد اس کے حقوق دینے والے ہوں اور کوئی شخص مظلوم نہ رہے اور اس ماحول سے ظلم کا خاتمہ ہو جائے ہم اپنے ملک کے لئے ہمیشہ یہ دعائیں کرتے ہیں اور دعائیں کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ ہمارے سینے اپنے ملک کے لئے وفا کے جذبہ سے پر رہتے ہیں اور ہمارے سینے ہمیشہ ہی وفا کے جذبہ سے بھرے اور معمور رہنے چاہئیں۔

ہم پر جو ذمہ داریاں ہیں اللہ تعالیٰ ان کی ہر پہلو سے ادائیگی کی ہمیں توفیق عطا کرے اور ہمارے وہ بھائی جن کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ہمارے حقوق ادا کریں اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ وہ ہمارے حقوق ادا کریں اور اللہ تعالیٰ ایسا ماحول پیدا کرے کہ ہر فرد واحد، اس ملک کا ہر شہری ہر وہ شخص جو اس پاکستان میں بسنے والا ہے اس کے سارے حقوق اس کو ملنے لگ جائیں۔ اور پھر کوئی شخص بھی یہ محسوس نہ کرے کہ کچھ حقوق تھے اس کے جو غصب کر لئے گئے، کچھ سہولتیں تھیں اس کی جو اسے میسر نہیں، اور کچھ قوتیں اور استعدادیں تھیں اس کی جن کی صحیح طور پر نشوونما نہیں ہو سکی۔ بلکہ ہر شخص خوش باش اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گانے لگے اور حمد کے ترانے گاتے ہوئے ملکی ترقیات کی شاہراہ پر بھی آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔

(از خطبہ 25- مئی 1976ء)

تاریخ احمدیت ضلع چکوال

تاریخ احمدیت ضلع چکوال شائع کرنے کا پروگرام ہے جس میں رفقاء حضرت بانی سلسلہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگ عظیم دوم- قوّتِ واہمہ کے اثرات

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی جنگ کے حالات بیان کرتے ہوئے قوت واہمہ اور اس کے اثرات کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:-

"موجودہ جنگ میں اسی پروپیگنڈہ یا قوت واہمہ کوانگیخت کرنے سے کام لیاجارہاہے اور جرمن اس ہتھیار کو خاص طور پر استعمال کررہے ہیں... ان کی باتیں دلوں پر زیادہ اثر کرنے لگ گئی ہیں پہلے انہوں نے پولینڈ پر حملہ کیا جہاں انگریز پہنچ نہیں سکتے تھے اور اس ملک کو انہوں نے تہ تیغ کرکے فتح کرلیا- پھرانہوں نے ڈنمارک پر حملہ کیااور اسے راتوں رات لے گئے... اس کے بعد انہوں نے ناروے پر حملہ کیا اور وہاں بھی انہیں بہت حد تک کامیابی ہوئی- پھرہالینڈ پر حملہ کیا اور اسے بھی جیت لیا- پھر جرمنی نے بیلجیم پر حملہ کردیا- اوریہاں اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت اتحادیوں سے ایک ایسی غلطی ہوگئی جس کا وہ اب تک خمیازہ بھگت رہے ہیں... وہ غلطی جہاں تک میں سمجھتاہوں ان سے اپنی طاقت کے خیال کی وجہ سے ہوئی- فرانسیسی کمان یہ یقین رکھتی تھی کہ اس کے پاس اتنے سامان ہیں کہ وہ جب بھی چاہے گی ان سامانوں کو استعمال کر کے جرمنوں کو آگے بڑھنے سے روک دے گی مگر یہ بات غلط ثابت ہوئی' کیونکہ جہاں ان کے پاس سامان زیادہ تھا وہاں انہوں نے اس سامان کو پورے طور پر استعمال نہیں کیاتھااور جرمنی کے پاس گو سامان کم تھامگر جو کچھ بھی تھاوہ سب کا سب اپنے استعمال میں لارہاتھا- مثلاً جرمنی کے پاس لوہاکم تھااس کمی کو پوراکرنے کے لئے جرمنی میں اعلان کردیاگیاکہ ہر جرمن کا یہ فرض ہے کہ وہ ہٹلر کو سالگرہ کا تحفہ پیش کرے اور تحفہ یہ ہو کہ اس کے گھر میں جو لوہے کی چیز ہو وہ قوم کے لئے دیدے- اگر کسی کے گھر زنجیر پڑی ہو تو وہ زنجیر لے آئے- لوہے کا کوئی کنڈا بے کار پڑا ہو تو وہی لے آئے- برتن ہیں تو وہی لے آئے انگیٹھیاں ہیں تو وہ پیش کردے غرض لوہے کی جو چیز بھی کسی کے پاس موجود ہو وہ ہٹلر کو ہدیتہً پیش کردے-

اب اتنے بڑے ملک میں جس کی آٹھ کروڑ کی آبادی ہو تم سمجھ سکتے ہو کہ لوگوں کے گھروں میں کتنالوہاہوگا- بالخصوص ایسی صورت میں جبکہ ان ملکوں میں لوہے کا استعمال نسبتاً زیادہ کیا جاتا ہے نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں نے اپنے دروازے توڑ دیئے- جنگلے توڑدیئے چھتیں توڑدیں اور لوہے کے ڈھیرلگادیئے حکومت نے اس تمام لوہے کو لیا اور اس سے ٹینک اور جہاز وغیرہ بنالیے-

اتحادیوں کے پاس لوہا زیادہ تھا مگر اس کی زیادتی ان کے کس کام آسکتی تھی جب تک وہ ٹینکوں اور ہوائی جہازوں وغیرہ میں تبدیل نہ ہو جاتا- اس غلطی کی وجہ سے انہیں یہ خیال رہاکہ ہم جرمنی کو آگے بڑھنے نہیں دیں گے مگران کا یہ خیال غلط ثابت ہوا-

اب اتحادی بیلجیم اور ہالینڈ وغیرہ پر الزام لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انہوں نے ہٹلر پر کیوں اعتبار کیا اور کیوں یہ سمجھ لیا کہ وہ ان کی غیر جانبداری کا احترام کرے گا حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ خود اتحادی بھی یہی خیال کیا کرتے تھے کہ جرمنی ہالینڈ اور بیلجیم کے راستہ سے حملہ آور نہیں ہوگا ورنہ انہیں چاہئے تھاکہ ان کے سامنے بھی میجنیولائن Maginot Line بناتے- مگر فرانس نے بیلجیم کی حد تک میجنیو لائن بناکر اسے چھوڑدیااور یہ سمجھ لیاکہ ایک دفعہ توجرمنی بیلجیم کی راہ سے حملہ آور ہوچکاہے مگر آئندہ اس راہ سے نہیں آئے گا... جب جرمنی نے عملی طور پر اس راستہ سے حملہ کردیا تو گویہ اس حملہ کو روکنے کے لئے تیار نہ تھے ان کے پاس ابھی سامان بھی مکمل نہ تھالیکن تمام دنیامیں چونکہ شور پڑا ہوا تھا کہ برطانیہ اور فرانس چھوٹی چھوٹی قوموں کو لڑائی کے لئے ابھار تو دیتے ہیں مگر خود ان کی کوئی مدد نہیں کرتے- انہوں نے سمجھااس وقت ہمیں فوری طور پر ہالینڈ اور بیلجیم کی مدد کرنی چاہئے اور اس اعتراض کو دور کرنا چاہئے جو تمام دنیامیں ہم پر کیا جاتا ہے کہ ہم وعدہ تو کر دیتے ہیں مگر عملی رنگ میں کوئی مدد نہیں کرتے حالانکہ اگر کبھی بدنامی سے بے پرواہ ہونے کا کوئی وقت ہو سکتا تھا تو یہی وقت تھااور برطانیہ اور فرانس کا فرض تھاکہ وہ اس اعتراض کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہ کرتے اور اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہ ہٹتے جب تک تیار نہ ہو جاتے مگروہ اس وقت ایک رو میں بہہ گئے اور انہوں نے کہالوگ ہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ ایبے سینیا پر حملہ ہوا مگر تم نے کوئی مدد نہ کی- البانیہ پر حملہ ہوا... آسٹریا پر... فن لینڈ پر... چیکوسلواکیہ پر... پولینڈ پر... ڈنمارک پر حملہ ہوامگر تم نے کوئی مدد نہ کی 'گویا ایبے سینیا- البانیہ- آسٹریا- فین لینڈ- چیکو سلواکیہ- پولینڈاور ڈنمارک کی سات مثالیں ان کے سامنے موجود تھیں اور لوگوں کے اعتراضات بھی ان کے سامنے تھے کہ ان تمام ممالک پر حملے ہوئے مگر اتحادیوں نے ان کی کوئی مدد نہ کی- نتیجہ یہ ہوا کہ جب ناروے- ہالینڈ اور بیلجیم پر حملہ ہوا تو انہوں نے سمجھا اگر اب بھی ہماری فوجیں ان کی مدد کو نہ پہنچیں تو یہ اعتراض اور بھی پختہ ہو جائے گا چنانچہ انہوں نے اس اعتراض سے گھبرا کر اپنی فوجیں آگے کی طرف دھکیل دیں جس کے نتیجہ میں ان کے شمالی مورچے بالکل خالی ہوگئے اس کے ساتھ ہی جس جرنیل کو انہوں نے بیلجیم کی سرحد پر بھیجا اس سے ایک خطرناک نادانی یہ ہوئی کہ اس نے دریا کے پل نہ اڑائے حالانکہ قاعدہ یہ ہوتا ہے کہ جب فوج کے ڈیفنس کا پہلو اختیار کرنا ہو تو وہ دریاؤں کے پل فوراً اڑادیتی ہے تاکہ دشمن ان پلوں کے ذریعہ سے ملک کی حدود میں داخل نہ ہو جائے مگر اس جرنیل نے پلوں کو نہ اڑایا نتیجہ یہ ہوا چونکہ جرمنوں کی توپوں سے ان کی توپیں اور ان کے ٹینکوں سے ان کے ٹینک کم تھے- ابتدائی بمبارڈمنٹ کے بعد ہی اتحادیوں کی فوجوں کو پیچھے ہٹنا پڑا اور جرمن فوج بغیر کسی روک کے فلنڈرز میں گھس آئی-

دوسری غلطی ان سے یہ ہوئی کہ انہوں نے فوج کے پیچھے دوسری ڈیفنس لائن نہیں بنائی تھی حالانکہ جو فوج ڈیفنس کر رہی ہو اس کے لئے ایک دوسری ڈیفنس لائن ضروری ہوتی ہے تااگر دشمن کسی جگہ سے پہلے مورچوں کو توڑدے تو اسے بڑھنے سے روکا جاسکے- مگران سے یہ غلطی ہوئی کہ انہوں نے ڈیفنس کی ایک ہی لائن پر اکتفا کی اور جب دشمن نے پہلی صفوں کو توڑدیا تو اب مقابلہ کے لئے کوئی اور فوج اس کے سامنے نہیں تھی اور سارا فرانس اس کے سامنے کھلا پڑا تھا- غرض اس جنگ میں ایسے اتفاقات جمع ہوگئے کہ جن کے نتیجہ میں جرمنی کا رعب آپ ہی آپ قائم ہوتا چلاگیا اور لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ یہ جہاں بھی ہاتھ مارتا ہے جیت جاتا ہے- اس کا اثر یہ ہے کہ عام طور پر جنگی فنون سے ناواقفیت کی وجہ سے خیال کیا جاتا ہے کہ جرمنوں کی خبریں زیادہ صحیح ہوتی ہیں اور انگریزوں اور فرانسیسیوں کی خبریں غلط ہوتی ہیں- حالانکہ میرا تجربہ اس کے بالکل الٹ ہے- میں جرمن کی خبریں بھی سنتا ہوں اور انگریزوں اور فرانسیسیوں کی خبریں بھی سنتاہوں مگر مجھ پر یہی اثر ہے کہ ان کی خبریں زیادہ صحیح ہوتی ہیں اور جرمن کی خبروں میں نسبتاً زیادہ جھوٹ ہوتا ہے اور میں تو سمجھتاہوں اگر کوئی عقلمند انسان صرف ان خبروں کو لے جو جرمنی سے ریڈیو کے ذریعہ ہندوستان کے متعلق نشر کی جاتی ہیں تو وہ ان کو سن کر ہی سمجھ سکتاہے کہ ان کی خبروں میں کس حد تک صداقت پائی جاتی ہے- چند مہینے کی بات ہے جرمنی سے ریڈیو کے ذریعہ خبر سنائی گئی کہ پنجاب میں سخت بغاوت پھوٹ پڑی ہے جگہ جگہ ڈاکے پڑ رہے ہیں اور انگریزوں کی یہ حالت ہے کہ وہ ڈر کے مارے وہاں سے بھاگ رہے ہیں حالانکہ ان دنوں چند وزیریوں نے سرحد افغانستان پر کوئی ڈاکہ ڈالا تھا جو ایک معمولی بات تھی مگر اسے پنجاب اور تمام صوبہ سرحد پر پھیلا کر اس رنگ میں بیان کیاگیاکہ گویا پنجاب اور سرحد میں طوائف الملوکی کی حالت ہوگئی ہے-

تو لوگ عام طور پر جرمنی کی خبروں کو زیادہ وقعت دے دیتے ہیں اور انگریزوں اور فرانسیسیوں کی خبروں کو اپنی نادانی سے غلط سمجھتے ہیں اور پھران خبروں کو بھی ایسے مبالغہ آمیز رنگ میں بیان کرتے ہیں کہ بات کچھ کی کچھ بن جاتی ہے اور یہ ہمارے ملک میں عام دستور ہے کہ لوگ بات کو بڑھاکر کہیں کا کہیں لے جاتے ہیں...... نتیجہ یہ ہے کہ اس قسم کی خبروں کے پھیلنے کی وجہ سے آج ملک میں بغاوت کے آثار نظر آرہے ہیں چنانچہ میں نے "سول" (Civil And Military Gazette) میں پڑھاہے کہ سکھوں نے اعلان کیاہے کہ بارہ ڈویژن کی قومی فوج بھرتی کی جائے مطلب یہ کہ سکھ ڈیڑھ لاکھ کی فوج تیار کرنا چاہتے ہیں اس کے مقابلہ میں مسلمانوں میں سے خاکسار بھرتی ہو رہے ہیں اور وہ اپنی ایک الگ فوج بنا رہے ہیں- گویا ہمارے ملک کے لوگوں کی وہی مثال ہو رہی ہے کہ

"آب ندیدہ موزہ ازپاکشیدہ"

پانی کے آثار بھی نظر نہیں آئے اور جرابیں ابھی سے اتارنی شروع کردی گئی ہیں- آپ ہی آپ یہ فرض کرلیاگیاہے کہ برطانیہ و فرانس کو جرمنوں کے مقابلہ میں شکست ہوگئی ہے انہوں نے کیلے کو بھی فتح کرلیاہے انہوں نے ڈنکرک کو بھی فتح کرلیا انہوں نے فلنڈرز کو بھی جیت لیا- انہوں نے انگلستان کے دارالحکومت پر بھی قابو پا لیا انہوں نے پیرس بھی لے لیا اور اب انگریز جرمنوں کے مقابلہ میں بھاگتے چلے جارہے ہیں اسی طرح یہ بھی فرض کرلیاگیاکہ ہندوستان میں ان کی کوئی طاقت نہیں رہی اور حکومت بالکل بے دست وپاہوگئی ہے اس لئے آؤاب ہم لوٹ مار شروع کردیں- اس قسم کے خیالات کا نتیجہ کبھی اچھانہیں نکلاکرتا- اور ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ ان حالات کو درست کرنے کی کوشش کرے اور ملک میں امن وامان قائم رکھنے کی خاطر اس قسم کی باتوں سے احتراز کرے ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ انگریز (اللہ نے چاہاتو) نہیں ہاریں گے... جنگ میں برطانیہ فرانس کو اب پہلے سے بہت زیادہ مضبوط پوزیشن حاصل ہوچکی ہے- اس مہینہ (مئی) کی چودہ تاریخ کو کس طرح سمجھا جاتاتھاکہ شاید ایک دودن میں انگریزاور فرانسیسی ہتھیار ڈال دیں گے اور کس طرح عام طور پر یہ احساس تھاکہ انگریزوں اور فرانسیسیوں کے لئے اب ہتھیار ڈالنے کے سوا کوئی چارہ نہیں خود فرانسیسی وزیراعظم نے تقریر کرتے ہوئے کہاکہ فرانس کو اب معجزہ کے سوا کوئی چیز نہیں بچاسکتی- اس سے معلوم ہوسکتاہے کہ خود فرانسیسیوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوگیا تھاکہ فرانس اب کہاں بچ سکتاہے-

صفیں ٹوٹ گئی ہیں اور فوجیں پسپا ہورہی ہیں- مگر جہاں برطانیہ و فرانس کی صفیں ٹوٹیں وہاں جرمن فوجیں جو اپنے مورچوں سے سینکڑوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میل آگے نکل چکی تھیں ان کو سامان رسد پہنچانا بھی کوئی آسان کام نہ تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ادھر برطانیہ فرانس کی فوجیں پسپا ہوئیں اور ادھر جرمنوں نے اپنے اندر کمزوری محسوس کی اور انہوں نے سمجھا کہ سامان کی کمی کی وجہ سے اگر ہم اس وقت آگے بڑھے تو مارے جائیں گے۔ چنانچہ ادھر جرمن فوجیں ٹھہریں اور ادھر برطانیہ و فرانس نے اس التواء سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فوراً نئے مورچے بنانے شروع کر دیئے نتیجہ یہ ہوا کہ چودہ پندرہ تاریخ کو انگریزوں اور فرانسیسیوں کی جو حالت تھی اس سے آج 31 تاریخ کو انگریزوں اور فرانسیسیوں کی حالت بہت زیادہ بہتر ہے۔ اس دن خود انگریزوں اور فرانسیسیوں میں بے چینی پیدا ہو چکی تھی مگر آج وہ اطمینان کا سانس لے رہے ہیں اور اب پھر انہوں نے فتح کے نعرے لگانے شروع کر دیئے ہیں... انگریزی وزیر اشاعت نے تو ایک تقریر کرتے ہوئے کھلے طور پر کہہ دیا ہے کہ ہٹلر کے لئے پہلے صلح کی مجلس میں ہم نے ایک کرسی رکھی ہوئی تھی مگر اب اسے معلوم ہونا چاہئے کہ وہ کرسی اٹھا دی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم میں سامانوں کے جمع ہو جانے اور بیداری اور ہوشیاری کی وجہ سے اس بات کا احساس پیدا ہو چکا ہے کہ اب وہ شکست نہیں کھا سکتے۔ اس کے مقابلہ میں جرمن کو بھی اس بات کا احساس ہوتا چلا جا رہا ہے کہ جتنی جلدی فتح کی امیدیں اس نے ابتداء میں لگائی تھیں وہ درست نہیں تھیں... اب جرمن کے براڈ کاسٹنگ میں یہ ہوتا ہے کہ ہماری قوم کو جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے یہ ایک بڑی بھاری لڑائی ہے جو لڑی جا رہی ہے۔ ہمیں بے شک کامیابی کی امید رکھنی چاہئے لیکن بہت جلد کامیابی حاصل کر لینے کا خیال درست نہیں۔ حالانکہ (ہٹلر نے) آپ ہی تقریر کی تھی جو میں نے خود سنی کہ جو لوگ فرانسیسی الپس (ٹھنڈے پہاڑوں) پر گرمیاں گزارنا چاہیں یا سیر کا شوق رکھتے ہوں وہ اپنے نام لکھا دیں...

بہرحال تمام گھبراہٹ اضطراب اور تشویش کا موجب وہ نادان لوگ ہیں جن کو حالات کا صحیح علم نہیں ہوتا اور جو جنگی فنون سے ناواقفیت کی وجہ سے خبروں کا کچھ کا کچھ بنا کر لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں... یہ نہایت ہی غلط طریق ہے کہ قیاسات سے کام لے کر ملک میں بدامنی پیدا کی جائے اور سول وار کے سامان پیدا کئے جائیں۔ یہ انگریزوں سے

نہیں ہندوستان سے دشمنی ہوگی، لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جہاں ان حالات کی اصلاح کی کوشش کی جائے وہاں ان خرابیوں کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے جو اس قسم کی غلط خبروں کی اشاعت سے پیدا ہو گئی ہیں۔ اگر بعض لوگوں میں یہ احساس پیدا ہو گیا ہے کہ انگریزی طاقت کمزور ہو چکی ہے اور اگر ملک میں اندر ہی اندر ملکی امن برباد کرنے کے لئے سازشیں ہو رہی ہیں تو وہ قوم

سخت بیوقوف ہوگی جو اس کے مقابلہ کے لئے تیار نہ ہو... پچھلی جنگ میں بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ چنانچہ جھنگ کے ایک آدمی نے جب یہ دیکھا کہ فرانس لڑائی میں مردہ ہو رہا ہے اور انگریز جرمنی کے مقابلہ میں پسپا ہو رہے ہیں تو اس نے اعلان کر دیا کہ میں اپنے علاقہ کا بادشاہ ہوں اور ضلع میں فساد پیدا کر دیا۔ اس جنگ میں بھی اس قسم کے واقعات پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور ایسے موقعہ پر ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ حکومت کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ایسے فسادیوں کا مقابلہ کرے...

... ہمارے ملک کے... نوجوان جب آپس میں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ادھر فرانسیسیوں نے جرمن حملہ کو روکا ہوا ہے ادھر جنرل ویگان چپ کر کے بیٹھا ہوا ہے وہ کیوں جرمنوں پر جوابی حملہ نہیں کر دیتا... محض جنگی فنون کی ناواقفیت کی وجہ سے اس قسم کے اعتراضات دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اس وقفہ کو خدا تعالیٰ کی نعمت سمجھ رہے ہیں کیونکہ صاف بات ہے جب فرانسیسی اور انگریزی فوجیں اپنے مورچوں سے ہٹ گئیں اور جرمن فوجوں کے مقابلہ میں انہوں نے پسپا ہونا شروع کر دیا تو پسپا شدہ فوج کبھی ایک جگہ ٹک نہیں سکتی۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت یہی ہوتی ہے کہ چند دن کی اسے مہلت مل جائے تاکہ وہ اپنے مورچوں کو اس دوران مضبوط کرے۔ چنانچہ جرمنی نے جب شمالی فرانس پر حملہ کر دیا اور چاہا کہ انگلش چینل (Channel) تک پہنچ جائے تو اتحادیوں نے اپنی فوج کا ایک حصہ اس کے مقابلہ کے لئے رہنے دیا اور باقی فوج کو اپنے مورچے مضبوط کرنے کے لئے پیچھے ہٹا لیا اور یہ بات تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس کو فتح ہوئی اور کس کو شکست۔ مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ معقول بات ہے کہ بجائے اس کے کہ ساری فوج شمالی حصہ کی جنگ میں شامل ہوتی۔ انہوں نے شمالی فوج کو جنگ کا زور برداشت کرنے کے لئے چھوڑ دیا اور جنوبی فوجوں کو نئے مورچوں کی مضبوطی کے کام پر لگا دیا تاکہ جب شمال سے فارغ ہو کر دشمن جنوب پر حملہ کرے تو وہ اپنے سامنے سد سکندری کھڑی پائے... پس انہوں نے حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے فوج کے ایک بڑے حصہ کو تو جنوب میں جمع کرنے اور مضبوط مورچوں پر

بٹھانے کی جھوٹی بڑائی پر مقدم سمجھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ گو بظاہر فرانسیسی کمان پر یہ اعتراض ہے کہ اس نے شمالی فوج کو اس کے حال پر چھوڑ کر جرمن فوج کے لئے زیادہ خطرہ پیدا کر دیا۔ کیونکہ بوجہ بالکل گھر جانے کے اس فوج نے جرمن فوج کا نہایت سختی سے مقابلہ کیا اور ان کا بہت نقصان کر دیا ایسا حملہ وہی سپاہی کر سکتے ہیں جو موت کو اپنے سامنے کھڑا دیکھتے ہیں اس کے ساتھ

فرانسیسی کمان نے جنوبی فوج کے لئے سانس لینے کا وقت نکال لیا اور انہیں مورچے مضبوط کرنے کا موقع دے دیا۔ شمالی فوج کو جس بے بسی میں چھوڑا گیا اس کا یہ نتیجہ ہے کہ اس فوج کا ہر سپاہی جرمن حملوں کا مقابلہ کر رہا ہے کیونکہ ایک جرمن کے سامنے صرف فتح کا خیال ہے مگر ایک اتحادی کے سامنے صرف فتح کا ہی سوال نہیں بلکہ اپنی جان کا بھی سوال ہے بلکہ اس کی عزت اس کی قوم اور اس کے ملک کے خطرات بھی اس کے سامنے ہیں مگر اس کے علاوہ ہر سپاہی سمجھتا ہے کہ اگر ایک دفعہ بھی اس کی آنکھ جھپک گئی تو وہ زندہ نہیں رہے گا۔ اس وجہ سے ایک ایک اتحادی چار چار پانچ پانچ جرمن سپاہیوں کا مقابلہ کر رہا ہے اور جنوبی فوجوں پر جرمن حملے کا جو زور تھا وہ رک گیا ہے اس کے ساتھ ہی فرانسیسی اور انگریز نئے مورچے بنا رہے ہیں اور انہیں مضبوط سے مضبوط تر بناتے جا رہے ہیں... اس وقت دنیا کی

عزت کا سوال ہے۔ اس وقت دنیا کے امن چین راحت اور زندگی کا سوال ہے۔ پس کیسا ہی بے شرم اور بے حیا وہ شخص ہے جو گھر میں بیٹھ کر خبریں سنتا اور کبھی اس پر تمسخر اڑا دیتا ہے اور کبھی اس پر۔ اور یہ نہیں دیکھتا کہ اس وقت پندرہ بیس لاکھ آدمی چاہے وہ جرمنی کے ہوں... برطانیہ کے ہوں... فرانسیسی ہوں... پولش ہوں... اور چاہے وہ کسی اور قوم سے تعلق رکھتے ہوں کہ وہ بھی انسان ہیں۔ بہرحال پندرہ بیس لاکھ انسان رات اور دن بغیر دم لئے لڑ رہے ہیں اور ٹینکوں اور موٹر گاڑیوں کے نیچے کٹتے چلے جا رہے ہیں... ادھر مرنے والے مرتے ہیں اور ادھر فوج کو حکم ملتا ہے کہ ایک قدم پیچھے ہٹو پھر اور آدمی مرتے ہیں تو پھر حکم ملتا ہے کہ ایک قدم اور پیچھے ہٹو اس طرح وہ لاشوں کے انبار چھوڑتے ہوئے پیچھے کو ہٹتے چلے جاتے ہیں۔"

(الفضل 5- جون 1940ء)

یادرفتگان

مکرم غلام مصطفیٰ صادق صاحب

طاہرہ منظور کراچی

اس دار فانی میں بعض لوگ اتنے پیارے ہمدرد اور نیک ہوتے ہیں کہ ان کی وفات کے بعد بھی ان کو بھلایا نہیں جا سکتا۔ ایسے ہی لوگوں میں ہمارے نانا جان مکرم غلام مصطفیٰ صاحب صادق بھی تھے۔ آپ 27 مارچ 96ء کو فوت ہوئے جبکہ ان کی عمر 90 برس تھی ہمارے نانا جان نے پہلے فوج کے محکمہ آرڈیننس میں ملازمت کی اور آرڈیننس آفیسر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ جس کی وجہ سے وہ بہت اصول پسند تھے اور ان کی شخصیت بہت رعب دار تھی۔

فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ ربوہ آ گئے اور تحریک جدید میں بطور نائب وکیل للمال اور افسر امانت خدمات سرانجام دیں۔ وفات سے تین سال قبل فارغ ہوئے۔ اس طرح 25 سال کی خدمت کا موقعہ ملا۔ گورنمنٹ کی ملازمت 40 سال کی اپنی ملازمت اور خدمت نہایت احسن طریق سے نبھائی۔ افسر امانت ایک بہت ذمہ داری کا عہدہ تھا۔ انہوں نے خدا کے فضل سے کبھی بھی شکایت کا موقعہ نہ دیا۔ شاذ کے طور پر دفتر سے چھٹی کرتے تھے۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھتے اور سب سے پہلے دفتر میں پہنچتے اور سب سے آخر میں جاتے۔

نانا جان اپنے محلہ دارالصدر غربی (حلقہ لطیف) ربوہ کے صدر بھی رہے۔ تمام محلہ والے ان کو مربی صاحب کہہ کر بلاتے تھے۔ دفتر میں میاں صاحب کہلاتے تھے۔ محلہ کے تمام امور نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیتے۔ گرمی ہو یا سردی پانچوں عبادات باجماعت بیت میں جا کر ادا فرماتے۔

میرے والد مکرم منیر الدین احمد صاحب سابق مربی ایسٹ افریقہ۔ سیکنڈے نیویا کی حیثیت سے ملک سے باہر تھے تو نانا جان روزانہ ہمارے گھر کوارٹرز تحریک جدید میں چکر لگاتے تاکہ ہمیں کوئی پریشانی نہ ہو۔ میرے بھائی فخر احمد کو (کلام الٰہی) نانا جان نے ہی ختم کروایا۔ انہیں کی برکت سے وہ آج حافظ کلام الٰہی ہے۔

نانا جان کو اس بات پر فخر تھا کہ ان کا ایک داماد واقف زندگی ہے۔ ان کا بڑا احترام کرتے ان کے لئے دعائیں کرتے اور ان کی کامیابیوں پر بڑے خوش ہوتے تھے۔

ہمیں بتایا گیا۔ کہ جب ہمارے والدین کی شادی ہوئی۔ نانا جان کراچی میں تھے۔ اس وقت وہ اپنے محکمہ میں ہیڈ کلرک تھے۔ اس سے آگے انہوں نے آرڈیننس آفیسر ہونا تھا۔ مگر اس میں تاخیر ہوتی جا رہی تھی۔ شادی کے دوسرے دن جب نانا جان ہمارے والدین کو لے کر گھر آئے۔ تو اردلی نے دفتر کی چٹھی دی جس میں اطلاع تھی کہ آپ کی ترقی ہو گئی ہے اور آپ کو آرڈیننس آفیسر بنا دیا گیا ہے۔ آپ نے کہا۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اس بات کا اظہار کیا کہ واقف زندگی کا قدم ہمارے گھر پڑا تو خدا تعالیٰ نے یہ خوشی دکھائی ہے ساتھ ہی آپ کی ٹرانسفر کوئٹہ ہو گئی۔ وہاں سے ریٹائر ہو کر آپ ربوہ تشریف لے آئے۔

نانا جان نے اپنی زندگی میں اپنی ایک بیٹی اور

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابو طاہر فارانی

بشکریہ ہفت روزہ "لاہور" یکم جون 1996ء

وہ لوگ جنہوں نے دنیا بدل ڈالی

فونوگراف کا موجد بہت سی کہانیوں یا پریوں کی داستانوں کے اندر کسی نہ کسی شکل میں ایجادات موجود ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ماہرین فن اور موجد حد درجہ عملی آدمی ہونے کے باوجود اصل میں خیالی آدمی ہوتے ہیں۔ جو محض خواب دیکھتے ہیں اور عالم انسانیت کے پرانے خیالوں کو سچا کر دکھاتے ہیں مثلاً ایک لوک کہانی مشہور ہے۔

ایک بادشاہ کے کان گدھے کے کانوں جیسے تھے۔ ایک شاہی ملازم کو یہ خوفناک راز معلوم ہو گیا اور اس کے دل پر ایسا بوجھ آپڑا کہ وہ راز کسی پر ظاہر کئے بغیر صبر نہ کر سکا۔ چنانچہ وہ دریا کے کنارے چلا گیا۔ جہاں کوئی تنفس وجود نہ تھا۔ صرف سرکنڈے کھڑے تھے وہ زور زور سے پکارنے لگا بادشاہ کے کان گدھے کے کے کانوں جیسے ہیں۔" سرکنڈوں تک یہ پیغام پہنچا تو ان میں سے اس پکار کی صدائے بازگشت اٹھنے لگی اور یوں بادشاہ کا راز پوری دنیا پر آشکار ہو گیا۔

اسی طرح آواز محفوظ کرنے کا خیال نیا نہ تھا مگر کوئی موجد جادو کا وہ سرکنڈا دریافت نہ کر سکا جو انسانی آواز یا موسیقی کو اس طرح محفوظ کر لیتا کہ آگے چل کر اسے دوہرایا جا سکتا یہاں تک کہ 1877ء میں ایک سوئی ایڈیسن کی انگلی میں جا چبھی' یہ بالکل معمولی سا واقعہ تھا اور ایڈیسن کے سوا کوئی اس پر توجہ نہ کر سکتا تھا۔ وہ تار برقی کے سگنلوں کی مشین پر کام کر رہا تھا کہ سوئی اصل مقام پر لگتے وقت کوئی بات اس نے معاونوں سے کی اور یہ بات موم کے سلنڈروں پر لفظوں اور ڈیشوں کی شکل میں ثبت ہو گئی۔ یکایک ایڈیسن کے منہ سے کوئی آواز نکلی ساتھ ہی سوئی میں حرکت پیدا ہوئی وہ رک گیا اور اس واقعہ پر لمحہ بھر کے لئے غور کیا اسے خیال آیا۔

اگر انسانی آوازوں کی لہریں اتنی زبردست ہیں کہ سوئی کو حرکت میں لے آتی ہیں تو انہیں کسی موزوں چیز میں محفوظ بھی کیا جا سکتا ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ یہ نشانات دوہرائے جائیں تو ان سے آواز پیدا نہ ہو۔

ایک گھنٹہ بعد ایڈیسن نے اپنے معاون جان کروسی کو ہدایت دی کہ ایک مشین خاص وضع کی جلد سے جلد تیار کی جائے۔ اس میں دھات کا ایک سلنڈر تھا۔ جس میں دستی لگی ہوئی تھی جو سلنڈر کے اوپر گھومنے کی جگہ نصب تھی۔ کروسی بالکل حیرت زدہ ہو گیا۔ اس نے سوچا کہ کچھ بھی ہو مگر اس کے کامیاب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ مشینوں کی کارگاہ کا فورمین ایڈیسن کا بڑا معتقد تھا۔ چنانچہ اس مشین کی کامیابی و ناکامی کے متعلق فورمین اور کروسی کے درمیان شرط لگ گئی۔ شرط یہ تھی کہ

جو شرط ہار جائے وہ دوسرے کو سگاروں کا ایک ڈبہ پیش کرے۔

دوسرے روز کروسی یہ عجیب و غریب مشین ایڈیسن کے پاس لایا۔ ایڈیسن نے بالکل انوکھے طریق پر اس سے کام لینا شروع کیا پہلے سلنڈر پر ٹین کی پٹی چڑھائی پھر دستی پھیرنی شروع کی اور اور ساتھ ہی کان کے پردے میں لوری کا یہ مشہور گیت گانا شروع کیا۔

"میری کے پاس ایک چھوٹا سا لیلا تھا۔ اس کی اون برف کی طرف سفید تھی"

پھر وہ ٹھہر گیا سوئی اٹھا کر پہلے مقام پر رکھ دی دستی گھمائی ساتھ ہی پردے سے کان لگا دیا۔ جب مشین سے دھیمی سی آواز نکلی تو کروسی پر خوف سا طاری ہو گیا۔ لیکن آواز صاف تھی۔ کروسی پکار اٹھا۔ "یا خدا یہ کیا ہو رہا ہے" خود ایڈیسن بھی اپنی مشین کی اس عجیب و غریب حرکت پر خوفزدہ تھا۔ اس نے برسوں بعد لکھا۔

مجھے اتنی حیرت اور دہشت کبھی نہ ہوئی تھی میری مشینیں پہلی مرتبہ کامیابی کی منزل پر پہنچتیں تو مجھے خوف سا محسوس ہوتا۔

بہرحال کروسی شرط ہار گیا۔ ایڈیسن نے اس ایجاد کا نام فونوگراف رکھا۔

وہ واقعی مرچکا تھا 1918ء میں جنگ ختم ہوئی اس وقت تک فلمیں امریکہ سب سے بڑی صنعت بن چکی تھیں اب فریس گریسن کی عمر ساٹھ سال سے تجاوز کر چکی تھی۔ اور جم کر کسی خیال پر کام نہیں کر سکتا تھا بلکہ اسے یہ خیال ہو گیا کہ اسے ہر طرف سے دشمن نے گھیر رکھا ہے اور وہ اسے سینما کی ایجاد کے اعزاز سے محروم کر رہے ہیں۔ اس حالت میں وہ جو بھی سوچتا اس میں ناکام ہوتا۔ فلمساز اس کے خالی وعدوں' الزاموں اور تجویزوں سے تنگ آگئے انہوں نے کہا یہ تو پاگل ہو گیا ہے۔

اس زمانے میں برطانوی فلمسازوں کا غلبہ تھا برطانیہ میں چند ہی سٹوڈیو تھے جہاں فلمیں بنتی تھیں امریکی فلموں کی نمائش سے لوگ بہت روپیہ کماتے تھے پھر برطانیہ کی فلمی صنعت میں کسی کو روپیہ لگانے کی کیا ضرورت تھی 1921ء میں فلمسازوں کا ایک بہت بڑا اجلاس لندن میں ہوا۔ لارڈ بیوربرک نے اس موقع پر تقریر کرنے کا وعدہ کیا۔ فلمی صنعت میں تمام کام کرنے والوں کو بلایا گیا اس موقع پر یہ بھی طے کرنا تھا۔ کہ برطانیہ میں فلمسازی شروع کی جائے یا نہ کی جائے بڑا ہنگامہ برپا ہوا۔ لارڈ بیوربرک نے گروہوں میں مصالحت کرا دینے کی پیش کش کی۔ خود اسے فلمی صنعت سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ بہت سے لوگ سینما کے کسی نہ کسی گروہ کو ملزم گردانتے تھے۔ ایک دوسرے کے خلاف الزام لگائے گئے۔ یکایک ایک بوڑھا آدمی اٹھا اور تقریر شروع کر دی۔ صدر جلسہ نے درخواست کی کہ اسٹیج پر آکر بولئے تاکہ ہر شخص سن سکے ساتھ ہی کہا۔

حاضرین! خاموش ہو جایئے مسٹر فریس گریسن" آپ سے خطاب کرنے والے ہیں۔"

فریس گریسن نے جوش کی حالت میں کچھ بے ترتیب سی باتیں کیں یہ کہ صنعت کے نقطہ نگاہ سے جھگڑا کرنا ضروری ہے"۔ "برطانیہ کو بڑا موقع حاصل ہے کہ وہ متحرک تصاویر کی عالمی زبان میں دنیا کے لئے فلمیں بنائے۔" "میں تیس سال سے جدوجہد کر رہا ہوں" وغیرہ وغیرہ۔ پھر اس نے رونا شروع کر دیا۔ ایک شخص نے پکڑ کر اسے نشست گاہ پر بٹھا دیا۔ اس نے ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا پاس بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے کوئی بات کی۔ کوئی جواب نہ ملا۔ کسی نے پکار کر کہا۔

خداوند! میں سمجھتا ہوں یہ مرچکا ہے"۔ وہ واقعی مرچکا تھا۔ ایک شلنگ اور دس پنس اس کی جیب میں تھے۔ اور یہی اس کا کل سرمایہ تھا۔ فلمی صنعت میں کام کرنے والوں نے اس کے لئے تجہیز و تکفین کا شاندار انتظام کیا اور لوح مزار پر لکھوایا۔

"سینما کا موجد! ولیم فریس گریسن"

بادشاہ کے ساتھ چائے ارنس "رور فورڈ" کی عمر 37 سال تھی اور ایک بڑے سائنٹفک کارنامے کے لئے یہ عمر بہت چھوٹی تھی۔ جب ممتاز اور نمایاں کام پر اسے نوبیل انعام ملا۔ ایک سائنس دان کے لئے یہ سب سے بڑا اعزاز تھا۔ لیکن رورفورڈ کو جس سادہ طریق زندگی سے محبت تھی۔ اس پر شہرت و اعزازات سے کوئی اثر نہ پڑا۔ نہ اس کی مزاحیہ طبیعت ہی متاثر ہوئی۔ بادشاہ نے ونڈسر میں چائے کی ایک پارٹی کا انتظام کیا۔ جس میں رورفورڈ اور دوسرے ممتاز سائنسدانوں کو بلایا رورفورڈ نے اس بارے میں والدہ کو لکھا۔

"ہم بادشاہ کی خدمت میں پیش کئے گئے تو جو آدمی بلند آواز سے نام پکار رہا تھا وہ غلط فہمی میں مبتلا اور اصل آدمی کا نام ساتھی کو دے رہا تھا۔ یہ معمولی بات تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ بادشاہ کو کسی کا بھی نام معلوم نہ تھا۔ چائے پینے کے بعد ہم لوگ لوٹے اور گھروں میں نہیں گئے۔ یہ تقریب ایک حد تک تھکا دینے والی تھی۔ اگر مجھے دوبارہ ونڈسر کی گارڈن پارٹی میں نہ بلایا جائے تو میں بالکل مطمئن رہوں گا۔ مجھے ایک ریشمی ٹوپی خریدنی پڑی اور اس عجیب و غریب چیز کے پہننے کا عادی بن جانا ضروری تھا اس موقع پر جو خواتین موجود تھیں' انہوں نے "بہترین" بلکہ اعلیٰ درجہ کا فیشن کا لباس پہن رکھا تھا۔ بعض کا لباس دورنگی دھاریوں والا تھا یعنی لباس کا نصف حصہ سرخ تھا۔ نصف پیلا' ان عجیب و غریب تکلفات میں خواتین کو دیکھنا خاصا دلچسپ نہ تھا۔

بوڑھے صنعت کار کی نصیحت 69 سالہ ہنری فورڈ موٹروں کے کاروبار سے دستکش ہو چکا تھا۔ وہ دوبارہ کام میں مصروف ہو گیا۔ کیونکہ دوران جنگ میں اس کا اکلوتا بیٹا ایڈسن ایک سال سے زیادہ مدت تک بیمار رہنے کے بعد پچاس سال کی عمر میں فوت ہو گیا تھا اس اثناء میں نئی نسل بلوغت کو پہنچ رہی تھی۔ ایڈسن کا بیٹا ہنری فورڈ دوم اس صنعت کا انتظام سنبھال لینے کے لئے تیار تھا جس کی مالیت 50 کروڑ پاؤنڈ تھی جنگ کے بعد بوڑھا ہنری فورڈ تمام کام کاج چھوڑ بیٹھا۔

اس نے اپنے وسیع باغات کا چکر لگایا۔ چھوٹے پوتے کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا۔ یکایک بچے نے بے پروائی سے کوئی چیز گھاس پر گرا دی۔

بوڑھا ہنری۔ بیٹا یہ کیا تھا؟

بچہ۔ کچھ نہیں ایک پنس تھا۔

بوڑھا کچھ نہ بولا۔ زمین پر جھک گیا اور سکہ تلاش کرنے لگا۔ جو اسے مل گیا۔ اسے بچے کے حوالے کر دیا بچہ چلتے چلتے پوچھ بیٹھا۔

بچہ۔ دادا جان کیا یہ درست ہے کہ آپ دنیا کے سب سے بڑے دولت مند آدمی ہیں

بوڑھا فورڈ۔ ہاں میں سمجھتا ہوں یہ درست ہے۔

بچہ۔ پھر آپ پنس تلاش کرنے کے لئے کیوں رکے۔

بوڑھا فورڈ۔ بیٹا اگر تم کسی صحرائی جزیرے میں تنہا ہو تو دنیا بھر کے کاغذی سکے تمہیں کچھ کام نہ دیں گے۔ یہ پنس کام دے گا۔ کیونکہ یہ دھات کا بنا ہوا ہے اگرچہ تانبے کا ہے مگر تم اسے کوٹ کوٹ کر نیزے کی انی بنا سکتے ہو' تیز کر کے اوزار کا کام لے سکتے ہو۔ یہ پنس بڑی قیمتی چیز ہے۔ کیونکہ یہ کاغذی سکوں کی طرح کسی رقم کی نمائندگی نہیں کرتا بلکہ یہ خود ایک چیز ہے لہٰذا پھر پنس نہ گرانا تمہیں کیا معلوم تم کب کسی صحرائی جزیرے میں پہنچ جاؤ۔

ہنری فورڈ نے یقیناً کبھی کوئی چیز نہ گرائی تھی 1953ء میں فورڈ موٹر کمپنی نے بوڑھے صنعت کار کا مکان عوام کے لئے کھول دیا تو اخباری نمائندے بھی کاغذات کا ایک وسیع ذخیرہ دیکھ کر حیران ہو گئے جو موٹروں کی صنعت کے اس سرتاج نے اہتمام کے ساتھ جمع کر رکھے تھے۔ ان میں بل اور رسیدیں تھیں یہ پچاس سال سے جمع ہو رہی تھیں چیک اور پرانے روزنامچے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

شاہ حسین اسرائیلی وزیراعظم کی حمایت میں

نومنتخب اسرائیلی وزیراعظم بنجمن نتن یاہو نے اگرچہ اپنا انتخاب مشرق وسطی کے امن منصوبہ کے خلاف پالیسی کی بناپر جیتا ہے لیکن اب حکومت میں آنے کے بعد بے شمار مصلحتیں ان کا دامن پکڑ رہی ہیں اور وہ اس زور شور سے امن منصوبہ کے خلاف بات نہیں کر رہے جس طرح وہ انتخاب کے ایام میں کیا کرتے تھے۔ اخبارات میں یہ بات آچکی ہے کہ وزیراعظم منتخب ہونے کے بعد انہوں نے خفیہ طور پر اردن کے شاہ حسین کے پاس اپنا نمائندہ یہ پیغام دے کر بھیجا تھا کہ وہ امن منصوبہ پر مناسب حکمت عملی اپنائیں گے۔ اب جب شام میں ہونے والی عرب سربراہ کانفرنس ختم ہو چکی ہے اور قاہرہ میں ایک گیارہ ملکی بڑی سربراہ کانفرنس کا انعقاد کیا جا رہا ہے تو انہوں نے پہلی سربراہ کانفرنس پر تبصرے سے انکار کر دیا ہے اور ایک طرح سے ان کو چپ لگ گئی ہے۔ اور ان کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ نتن یاہو حکومت کی تشکیل کے بعد اس بارے میں اظہار خیال کریں گے۔

دریں اثنا شام کے صدر حافظ الاسد مصر کے حسنی مبارک اور سعودی عرب کے ولی عہد عبداللہ بن عبدالعزیز نے 21۔ جون کو قاہرہ میں عرب سربراہ اجلاس بلانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جس میں امن مذاکرات پر بحث ہو گی۔ مصر کے صدر نے ٹیلیفون پر عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عصمت عبدالمجید سے بھی بات چیت کی اور انہیں دمشق کے اجلاس کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ اس کانفرنس میں شرکت کے لئے حسنی مبارک نے گیارہ عرب سربراہوں کو قاہرہ کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ لیکن اس کانفرنس میں شمولیت کے لئے عراق کو مدعو نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ عراق کو 1990ء میں کویت پر حملہ کی وجہ سے آئندہ ہونے والی سربراہ کانفرنس میں شامل نہیں کیا گیا۔

اردن کے شاہ حسین نے امریکہ میں کہا ہے کہ وہ یاہو کا ساتھ دیں گے اور ان کی خواہش ہے کہ نومنتخب اسرائیلی وزیراعظم کے ساتھ مل کر کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ ان کے خیال میں بنجمن نتن یاہو اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کے درمیان امن چاہتے ہیں۔ ان کو اسرائیلی عوام نے منتخب کیا ہے اور میں ان کو امن کے سلسلے میں ہر ممکن امداد فراہم کروں گا۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

داماد کی وفات کا صدمہ نہایت صبر سے برداشت کیا۔ ان کی اولاد کو ماں اور باپ بن کر پالا اور ان کو کبھی احساس نہیں ہونے دیا کہ وہ اکیلے ہیں۔

ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھا۔ اس وقت یہ سب بہن بھائی تقریباً باہر ہیں۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ نانا جان کی وفات پر یہ سب ربوہ میں موجود تھے۔ ہم سب بہن بھائی بھی ربوہ آئے ہوئے تھے اور نانا جان کے آخری دیدار سے مشرف ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ نانا جان نے بڑی اچھی زندگی گزاری۔ نانی جان گیارہ سال قبل وفات پا گئی تھیں۔ یہ صدمہ بھی انہوں نے بڑے صبر سے برداشت کیا۔

نانا جان نے چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑے ماموں مسعود احمد سویڈن میں ہیں۔ وہاں جماعتی خدمت کا بھی موقعہ پاتے ہیں۔ چھوٹے ماموں مشہود احمد ربوہ میں ہیں۔ ان کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے کہ آخری دنوں میں دونوں میاں بیوی نے نانا جان کی بہت خدمت کی۔

آخر میں دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نانا جان کے درجات بلند کرے اور ہم سب لواحقین کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے آمین۔

بقیہ صفحہ 5

تھے۔ ایسے خط تھے جو کھولے نہیں گئے تھے۔ ان کی تعداد دس ہزار سے زیادہ تھی، تصویریں تھیں، کاربن رکھ کر کی ہوئی نقلیں تھیں۔ اخباروں کے تراشے اور کاروبار کے معاہدے تھے۔ زندگی میں اس نے کسی شخص کو ان کاغذات کے پاس پھٹکنے نہ دیا تھا۔ وفات کے بعد کولمبیا یونیورسٹی کے طلبہ کی جماعتیں باری باری چھ سال تک کام کرتی رہیں۔ جب جا کر کاغذات مرتب ہوئے۔ ہنری فورڈ نے ایک دفعہ ضد سے کام لیتے ہوئے کہہ دیا تھا کہ

تاریخ ایک لغویت ہے۔ اب وہ خود تاریخ کا موضوع بن گیا تھا۔

اور یہی کیفیت ان کاغذوں کی ہے جو وہ پیچھے چھوڑ گیا۔ ڈیسک کے درازوں میں جوتوں کے پرانے ڈبے اور عقبی کمروں میں ٹرنک پڑے تھے۔

(ہفت روزہ "لاہور" یکم جون 1996ء)

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

ہفتہ 15- جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر7(دوبارہ)
5-00 لقامع العرب 96-6-11(دوبارہ)
6-00 طبی معاملات فرسٹ ایڈ از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
6-30 متفرق پروگرام
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر156(دوبارہ)
8-00 فرانسیسی زبان سیکھئے سبق نمبر17- (دوبارہ)
8-30 عورتوں کے حقوق از سسٹر عائشہ 94-1-29
9-00 ملاقات- اردو بولنے والوں کے ساتھ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-6-14(دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر7(دوبارہ)
11-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی ٹیک ٹاک
12-00 (دوپہر) خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-6-14(دوبارہ)
1-00 لقامع العرب-96-6-11(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- نمبر156(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی - سبق نمبر7(دوبارہ)
5-00 سوالات کا وقت- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-5-23 حصہ اول جرمنی
6-00 ملاقات بچوں کی حضرت صاحب کے ساتھ 96-6-15(دوبارہ)
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے- جوائس فرسٹ گلیو کونسلر سٹی آف وان
8-00 لقامع العرب 96-6-12(دوبارہ)
9-00 عربی پروگرام- تشریح کلام الٰہی-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- از امام عطاء المجیب راشد- تربیت اولاد- سبق نمبر9(نیا)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر157(نیا)
1-00 دینی تعلیمات- روحانی خزائن
1-30 متفرق پروگرام
2-00 ملاقات- بچوں کی حضرت صاحب کے ساتھ 96-6-15(دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر16
3-30 حکایات شیریں- نمبر4(نیا)

اتوار 16- جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ تربیت اولاد سبق نمبر9(دوبارہ)
5-00 لقامع العرب- 96-6-12(دوبارہ)
6-00 دینی تعلیمات- روحانی خزائن
6-30 تاریخ احمدیت کا ایک ورق از بی اے رفیق صاحب
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر157(دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر16(دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں- نمبر4(دوبارہ)
9-00 حضرت صاحب کے ساتھ بچوں کی ملاقات 15-جون 1996ء(دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ تربیت اولاد سبق نمبر9(دوبارہ)
11-00 ہمارے دوستوں سے ملئے (دوبارہ) جائس نرستالیو کونسلر- وان شہر
11-30 دیگر پروگرام
12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام خطبہ 94-8-26
1-00 لقامع العرب 96-6-12(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر157(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ تربیت اولاد سبق نمبر9(دوبارہ)
5-00 سوال وجواب- حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ حصہ دوم جرمنی 96-5-23
6-00 ملاقات- حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ 96-6-16
7-00 اراؤنڈ دی گلوب- صحرا میں احمدیت- حصہ اول
8-00 لقامع العرب 96-6-13(نیا)
9-00 البانین پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر8
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر158(نیا)
1-00 دیگر پروگرام
1-30 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا جلسہ 92 یو کے پر اختتامی خطاب
3-30 نارویجین زبان سیکھئے- سبق نمبر20

منگل 18- جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ- تربیت اولاد- سبق نمبر10 (دوبارہ)
5-00 لقامع العرب نمبر43(دوبارہ)
6-00 دینی تعلیمات روحانی خزائن
6-30 بیعت اولیٰ از امام راشد صاحب 94-3-23
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانی سیکھئے- سبق نمبر159(دوبارہ)
8-00 فرنچ سیکھئے- سبق نمبر18(دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-6-17
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ تربیت اولاد سبق نمبر10(دوبارہ)
11-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ
12-00 پشتو پروگرام- خطبہ 94-6-16
1-00 لقامع العرب نمبر43(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر159(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ تربیت اولاد سبق نمبر10(دوبارہ)
5-00 فرام دی آرکائیوز- تربیت کے موضوع پر خطبہ 89-2-3
6-00 ترجمہ کلام الٰہی- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-6-18
7-00 طبی معاملات پر گفتگو-
7-30 عادل بن سعد کے ساتھ
8-00 لقامع العرب نمبر44(نیا)
9-00 نارویجین پرورگرام- ... اصول کی فلاسفی نمبر8
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر9
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر160(نیا)
1-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات نمبر27
1-30 عطاء الواحد صاحب کے ساتھ انٹرویو
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-6-18(دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر17
3-30 حکایات شیریں- نمبر5(نیا)

بدھ 19 - جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر9(دوبارہ)
5-00 لقامع العرب نمبر44(دوبارہ)
6-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات نمبر27
6-30 عطاء الواحد صاحب کے ساتھ انٹرویو
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-
8-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر17(دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں- نمبر5(دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ 96-6-18 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر9(دوبارہ)
11-00 طبی معاملات کے متعلق گفتگو
11-30 دیگر پروگرام
12-00 (دوپہر) روسی پروگرام
1-00 لقامع العرب نمبر44(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر160(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر9(دوبارہ)
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق 96-6-19(نیا)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی دلبر میرا یہی ہے- از چوہدری ہادی علی صاحب
8-00 لقامع العرب نمبر45(نیا)
9-00 فرنچ پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام راشد صاحب سبق نمبر1(نیا)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر161(نیا)
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- فلاور اریجمنٹ از مسز ایچ فاروقی اور مسز ساجدہ کھوکھر 94-3-17
2-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-6-19(دوبارہ)
3-00 عربی سیکھئے- سبق نمبر4(دوبارہ)
3-30 عربی پروگرام- قصیدہ نظم

بقیہ صفحہ 2

احمدیہ اور خدمت سلسلہ کرنے والے احباب / لجنات کے ایمان افروز واقعات شامل ہوں گے۔ سچی روایات اور خوابوں کا تذکرہ ہوگا ایسے بزرگان اور خوابوں کے متعلق معلومات معہ تاریخی اور مصدقہ حوالہ جات اور تصاویر درکار ہیں- احباب جو تصاویر اور اشیاء مسودات وغیرہ مہیا کریں گے ایسی اشیاء استفادہ کے بعد واپس کر دی جائیں گی- اس غرض سے ایک سوالنامہ بھی مرتب کیا گیا ہے جو درج ذیل پتہ سے منگوایا جا سکتا ہے- احباب تصاویر- معلومات- مسودات وغیرہ مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔

ریاض احمد ملک
پرنسپل فرحان ماڈل سکول دوالمیال ضلع چکوال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 13- جون-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 44 درجے سنٹی گریڈ

○ حیدر آباد میں مارکیٹ کے علاقے میں ایک تین منزلہ عمارت گرنے سے 25- افراد ہلاک اور 40 زخمی ہو گئے- نئی عمارت کی تعمیر کے لئے گہری کھدائی کی جارہی تھی جس کی وجہ سے ملحقہ عمارت گر پڑی- مرنے والوں میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں- کئی زخمیوں کی حالت بھی نازک ہے- خوش قسمتی سے بجلی فیل ہونے کے سبب بیشتر لوگ باہر سو رہے تھے- ورنہ اموات کی تعداد زیادہ ہوتی- عمارت گرنے سے اس قدر شدید دھماکہ ہوا جیسے زلزلہ آگیا ہو- شہر میں سوگ کی کیفیت رہی تمام بڑی مارکیٹیں اور بازار بند رہے-

○ حکومت نے پٹرول اور فرنس آئل کی قیمتوں میں فوری طور پر کمی کا اعلان کیا ہے- وزارت پٹرولیم قدرتی وسائل کے ترجمان نے کہا ہے کہ بین الاقوامی مارکیٹ میں تیل کی قیمتوں میں کمی کے باعث یہ کمی کی گئی ہے- تاہم وزارت کی طرف سے ڈیزل اور مٹی کے تیل کی قیمتوں میں کمی بیشی کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا- اعلان کے مطابق ریگولر پٹرول کی قیمت 22 پیسے ' سپر پٹرول کی قیمت 21 پیسے ' اور ایچ او- بی- سی- کی 20 پیسے فی لیٹر کم کی گئی ہے- فرنس آئل 400 روپے ٹن سستا ہو گیا ہے-

○ ہندوستان کے وزیر اعظم ایچ- ڈی- دیو گوڑا نے لوک سبھا سے اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا ہے رائے شماری پر اکثریت نے باواز بلند حمایت کا اعلان کیا جس پر تحریک اعتماد منظور کر لی گئی- دیو گوڑا نے مختصر خطاب میں ممبران کا شکریہ ادا کیا اور اجلاس ملتوی ہو گیا- سابق وزیر اعظم نرسیما راؤ کی جماعت کانگرس (آئی) نے بھی تحریک کی حمایت کی- نرسیما راؤ نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم بھارت کے آئین میں ملک کو ایک سیکولر ریاست قرار دے چکے ہیں جس کا مطلب ہے کہ ریاست کو کسی مذہب میں مداخلت کا حق نہیں ہے-- ایسی مداخلت آئین کی سیکولر روح کے منافی ہے-

○ بھارتی وزیر خارجہ اندر کمال گجرال نے کہا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان غیر مشروط مذاکرات ضروری ہیں- انہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں کے وزراء اعظم کے درمیان جن پیغامات کا تبادلہ ہوا مذاکرات میں اس کی روح کو ملحوظ رکھا جائے گا-

○ برطانوی اخبار سنڈے ایکسپریس کی فارن ایڈیٹر نے کہا ہے کہ ہم اس خبر کا خیر مقدم کرتے ہیں کہ آصف زرداری نے اپنے وکیلوں کو اخبار کے خلاف کارروائی کی ہدایت کر دی ہے فارن

ایڈیٹر نے کہا کہ سنڈے ایکسپریس کا موقف یہ ہے کہ سرے میں آصف زرداری اور بے نظیر بھٹو کے 25 لاکھ پونڈ کے مینشن خریدنے کی خبر بالکل درست ہے- انہوں نے کہا کہ آج کے دور میں کوئی بھی فرد ایسی خریداری اپنے نام پر نہیں کرتا- بہرحال اگر بے نظیر بھٹو اور آصف زرداری ہمارے خلاف قانونی کارروائی کرنا چاہتے ہیں تو ہم اس کا پوری قوت کے ساتھ دفاع کریں گے-

○ مسلم لیگ (ج) کے سربراہ حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ وہ بے نظیر بھٹو کا چھوٹی برائی سمجھ کر ساتھ دے رہے ہیں- انہوں نے کہا کہ پالیسی امور پر وزیر اعظم سے اختلاف بھی ہو جاتا ہے مگر جلد بازی میں کوئی فیصلہ نہیں کریں گے-

○ لاہور ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس میاں محبوب احمد نے کہا ہے کہ ہر سیاسی جماعت آزاد عدلیہ کا وعدہ کرتی ہے مگر جب اقتدار میں آتی ہے تو عدلیہ کی آزادی چھین لیتی ہے حکمران گڈمڈ عدلیہ سے سیاسی مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں-

○ سپریم کورٹ نے پنجاب اسمبلی کے سپیکر محمد حنیف رامے کے خلاف دائر کردہ رٹ درخواست کو مسترد کر دیا ہے- اس میں کہا گیا تھا کہ چونکہ سپیکر نے پنجاب کے قائمقام گورنر کی حیثیت سے حلف اٹھایا ہے اس لئے ان کی نشست خالی قرار دے کر سپیکر کا عہدہ بھی خالی قرار دیا جائے-

○ بنگلہ دیش میں عام انتخابات کے موقع پر چٹاگانگ میں بم دھماکے ہوئے- دھاندلی اور جھڑپوں کی وجہ سے 15 پولنگ سٹیشنوں پر انتخابات روک دیئے گئے- چند مقامات پر تشدد کے سوا پولنگ پر امن رہی-

○ راولپنڈی کے نزدیک چونترہ میں جرگہ میں گولیاں چل جانے سے 3 بھائیوں سمیت 4- افراد قتل ہو گئے-

○ سابق وفاقی وزیر داخلہ میاں زاہد سرفراز نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نے مہران گیٹ سکینڈل کی انکوائری رپورٹ دبا رکھی ہے- انکوائری کمیشن نے صدر کو بے گناہ قرار دیا ہے- انہوں نے کہا کہ عمران خان تھک کر گھر جا سوئے گا-

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے استنبول میں اقوام متحدہ کے زیر اہتمام ہونے والی رہائش اور آباد کاروں سے متعلق کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دیہی اور شہری علاقوں کو متوازن ترقی دی جانی چاہئے- دیہاتی شہروں کی رونق دیکھ کر حیران و پریشان رہ جاتے ہیں اور شہروں کا رخ کرتے ہیں جبکہ شہروں میں بے روزگاری ہے-

ہومیوپیتھک
جرمنی کی سیل بند ادویات
خصوصی رعایت کے ساتھ
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار- ربوہ
فون: ۲۱۲۳۹۹ گھر: ۲۱۱۳۹۹

اسلام آباد' لاہور' کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت
کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
ڈرائیو پلازا F-10 مرکز اسلام آباد
فون: دفتر- 051-291578
051-291579

پاک گولڈ سمتھ ربوہ
اقصیٰ روڈ
میاں عبد المنان ناصر ولد میاں عبد السلام صاحب
فون 643

لندن جانیوالے احباب کیلئے
خوشخبری
اس سال بھی سب سے کم کرایہ
لندن کے کرایہ میں دیگر ممالک کی
سیر اور قیام ہوٹل
• کراچی لندن واپسی 15300+1000 ٹیکس کل کرایہ 16300
• لاہور لندن واپسی 24000+1000 ٹیکس کل کرایہ 25000
• اسلام آباد لندن واپسی 24000+1000 ٹیکس کل کرایہ 25000
• کنفرم سیٹیں • آرام دہ سفر
• Repeat visit Visa سروس
فوری بکنگ کیلئے رابطہ کریں
احمد ٹریولز انٹرنیشنل
2/13 الناصر مارکیٹ یادگار روڈ ربوہ
فون 211550-211793
24 گھنٹے سروس 211440-211166 (فیکس)

خوشخبری
اچار کے سیزن میں خالص سرسوں کے تیل میں خصوصی رعایت- نیز اچار میں استعمال کیلئے تازہ اور خالص سرخ مرچ، ہلدی اور دھنیہ دستیاب ہے- محمد ابراہیم اینڈ سنز
1/16 دار الرحمت وسطی ربوہ
فون: 212367

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 6 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ درج
نیو محمود ٹیلیویژن
21- ہال روڈ لاہور
فون، 7226508 - 7125089
7235175 - 7355422

بیرون ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
A-3 بیول پلازہ فضل الحق روڈ بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757
219276
ٹیلیکس TLX-54592 PD. ISO

تریاق معدہ
خرابی ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے-
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

حکیم منور احمد ابن حکیم عبد العزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے
کا ربوہ میں
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

خواتین کی
عورتوں لڑکیوں کے مشہور معالج
دشمن مرض لیکوریا کے لئے
مفید و مجرب دوا
سیلکوریا یونانی
مطب حمید رجسٹرڈ
پنڈی بائی پاس جی- ٹی روڈ گوجرانوالہ

بے اولادی کیلئے مفید و مؤثر ادویات
معین حمل کورس
عورتوں میں استقاط حمل کے خطرہ اور بار بار استقاط حمل کی تکلیف کو روکنے کیلئے
بفضلہ تعالیٰ مفید کورس قیمت -/240
بانجھ پن کورس
عورتوں کے بانجھ پن (بے اولادی) کے لئے بفضلہ تعالیٰ کامیاب علاج
قیمت -/165
مردانہ بانجھ پن کورس
بے اولاد مردوں کے لئے جن کے SPERM کمزور' مردہ یا بہت تھوڑے ہوں
قیمت: -/290
لٹریچر مفت / بذریعہ ڈاک / 2 روپے کے ٹکٹ / ارسال کریں
کیور یٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی) رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: ہیڈ آفس: 771 کلینک: 211054
لیڈیز کلینک: 606 سیلز آفس: 211283